نئی پبلشنگ ہاؤس کے قیام کا اعلان، ادبی حلقوں میں خوشی کی لہر

ادبی سرگرمیوں کو فروغ دینے کا عزم، نوجوان لکھاریوں کو مواقع فراہم کرنے کا اعلان

ادبی و ثقافتی ادارہ ’’بیاض‘‘ کے زیر اہتمام نئی پبلشنگ ہاؤس کا باقاعدہ قیام عمل میں آ گیا ہے۔ ادارے کے ذمہ داران کے مطابق یہ پبلشنگ ہاؤس کتب کی اشاعت، ادبی رسائل کی طباعت اور نوجوان لکھاریوں کی کتابوں کو شائع کرنے کا ایک منظم پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ تقریب میں شہر کے ادیبوں، شاعروں، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔ حاضرین نے نئے ادارے کے قیام کو خوش آئند قرار دیا اور کہا کہ ایسے ادارے ادبی سرگرمیوں کو تسلسل فراہم کرتے ہیں۔

ادارے کے ڈائریکٹر ڈاکٹر نسیم اختر کے مطابق پبلشنگ ہاؤس کا بنیادی مقصد معیاری کتب کی اشاعت اور نوجوان لکھاریوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم چاہتے ہیں کہ نوجوان لکھاری اپنی تحریر لے کر آئیں اور ادارہ اس کی ایڈیٹنگ، کمپوزنگ اور کتابت میں مدد کرے۔ ہم کوشش کریں گے کہ کتاب کی قیمت اور معیار دونوں میں توازن برقرار رہے‘‘۔ انہوں نے مزید کہا کہ ادارہ ابتدا میں شاعری، افسانے اور تحقیقی مضامین کو ترجیح دے گا۔

تقریب کے مہمان خصوصی معروف شاعر اور کالم نگار جناب عارف رضوی نے کہا کہ ایسے ادارے کسی شہر کی ادبی شناخت کو مضبوط کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان لکھاری اگر درست رہنمائی اور مناسب پلیٹ فارم پا لیں تو وہ بہت جلد اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ ادبی حلقوں کا خیال ہے کہ نئے پبلشنگ ہاؤس سے مقامی مصنفین کو بڑی سہولت ملے گی اور کتابوں کی دستیابی میں بھی بہتری آئے گی۔

ادارے کے ذرائع کے مطابق ابتدائی مرحلے میں 12 کتابوں کی اشاعت کا منصوبہ زیر غور ہے جن میں شاعری، افسانے اور تنقیدی مضامین شامل ہیں۔ ادارہ آئندہ ماہ سے کتابوں کی فروخت کے لیے ویب سائٹ کا آغاز بھی کرے گا جس کے ذریعے قارئین آن لائن آرڈر دے سکیں گے۔ ادارے کے مطابق ابتدائی مرحلے میں کتابوں کی قیمتیں رعایتی رکھی جائیں گی تاکہ نوجوان قارئین کتاب خریدنے کی طرف مائل ہوں۔

تقریب کے اختتام پر ادارے کے ذمہ داران نے شرکا سے تجاویز طلب کیں اور کہا کہ ادارہ ادبی حلقوں کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی پالیسی میں ضروری تبدیلیاں کرے گا۔ شرکا نے ادارے کے قیام پر مبارکباد دی اور کہا کہ ایسے ادارے شہر کی ادبی فضا کو زندہ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تقریب کے بعد چائے کا اہتمام کیا گیا اور شرکا نے ایک دوسرے سے تبادلۂ خیال کیا۔

ٹیکسٹائل ملز میں 72 مزدوروں کو بقایا جات کی ادائیگی، یونین کا احتجاج ختم

ہڑتال کے دوسرے روز مذاکرات کامیاب، مزدوروں کو 3 ماہ کی تنخواہ اور بونس کی ادائیگی کا یقین

شہر کی ٹیکسٹائل ملز میں گزشتہ دو ہفتوں سے جاری ہڑتال کو منگل کی شام مذاکرات کامیاب ہونے کے بعد ختم کر دیا گیا۔ ملز کے 72 مزدوروں کو 3 ماہ کی تنخواہ اور بونس کی ادائیگی کا یقین دلایا گیا ہے۔ یونین کے مطابق ادائیگی 15 دسمبر تک مرحلہ وار کی جائے گی۔ ہڑتال کے دوران مزدوروں کو روزانہ کی بنیاد پر احتجاجی کیمپ لگانے پڑے اور ملز کے گیٹ پر دھرنا دیا گیا۔

یونین کے صدر محمد اسلم خان نے بتایا کہ مزدوروں کا مطالبہ صرف تنخواہ نہیں بلکہ عزت اور روزگار کا تحفظ بھی تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ’’ہم برسوں سے کم تنخواہ پر کام کر رہے تھے اور بچوں کی فیس تک ادا نہیں ہو رہی تھی۔ ہڑتال ہمارا آخری ہتھیار تھا‘‘۔ انہوں نے کہا کہ یونین آئندہ ہفتے ملز کے باہر پرامن احتجاجی ریلی نکالے گی اگر وعدے پورے نہ کیے گئے۔

ملز کے جنرل مینیجر افضال احمد نے میڈیا کو بتایا کہ ادارہ مزدوروں کے تمام جائز مطالبات پر غور کر رہا ہے اور مالی بحران کے باوجود 3 ماہ کی تنخواہ اور بونس کی ادائیگی یقینی بنائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملز اس وقت خسارے میں چل رہی ہے اور روزانہ کی پیداوار 40 فیصد کم ہو چکی ہے۔ تاہم انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ادارہ بقایا جات کی ادائیگی کے لیے بینک سے قرض کا انتظام کر رہا ہے۔

لیبر ڈویژن کے ذرائع کے مطابق مذاکرات میں ایک ثالثی کمیٹی تشکیل دی گئی جو ہر پندرہ دن بعد ملز کا دورہ کرے گی اور ادائیگیوں کی پیش رفت کی رپورٹ جمع کرائے گی۔ مزدوروں نے اس تجویز کو عارضی طور پر قبول کر لیا اور ہڑتال ختم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ تاہم یونین نے واضح کیا کہ اگر وعدہ خلافی کی گئی تو دوبارہ احتجاج کیا جائے گا۔

مقامی صحافیوں کے مطابق ملز کے گرد و نواح میں کئی خاندان اس ہڑتال سے براہ راست متاثر ہوئے۔ دکانداروں اور رکشا ڈرائیوروں کا کہنا تھا کہ مزدوروں کی قوت خرید کم ہونے سے پورا علاقہ معاشی دباؤ میں آ گیا تھا۔ ملز کے باہر چائے کا ایک ہوٹل چلانے والے بزرگ شہری کا کہنا تھا کہ ’’جب ملز بند ہو تو سب کا چولہا ٹھنڈا ہو جاتا ہے‘‘۔

ادارہ برائے محنت و سماجی تحفظ کے مطابق شہر میں رجسٹرڈ 9 ٹیکسٹائل ملز میں سے 4 میں اس سال 60 فیصد مزدوروں کو تنخواہوں میں تاخیر کا سامنا رہا۔ ادارے کے ترجمان کے مطابق یہ صورتحال صنعتی امن کے لیے خطرناک ہے اور حکومت کو ایسے اداروں کی باقاعدہ نگرانی کرنی چاہیے تاکہ مزدور عدالت کا رخ نہ کریں۔

ملز کے مزدوروں کی یونین نے اعلان کیا ہے کہ وہ 15 دسمبر کے بعد اگر ادائیگی نہ ہوئی تو ملز کے سامنے باقاعدہ دھرنا دیں گے اور ضلعی انتظامیہ سے مدد طلب کریں گے۔ یونین کے مطابق یہ معاملہ صرف تنخواہ کا نہیں بلکہ عزت اور روزگار کا تحفظ ہے اور مزدور اب مزید انتظار کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔

(مقامی اخبار کے لیے خصوصی رپورٹ)

ریلوے پھاٹک پر 4 گھنٹے کا احتجاج، شہری سڑک پر آ گئے

ٹریفک جام سے ہزاروں مسافر متاثر، انتظامیہ کا یقین دہانی پر احتجاج ختم

نیلا پتھر کے قریب واقع ریلوے پھاٹک پر منگل کی صبح 4 گھنٹے تک ٹریفک معطل رہا۔ مقامی شہری بڑی تعداد میں سڑک پر آ گئے اور پھاٹک کے دونوں جانب ٹریفک روک دیا۔ احتجاج کے باعث سکول جانے والے طلبہ، دفاتر کے ملازمین اور مریض شدید مشکلات کا شکار رہے۔ ریسکیو 1122 کی ایک ایمبولینس کو متبادل راستے سے گزرنا پڑا۔

احتجاج کی قیادت علاقے کے رہائشی محمد یونس ایڈووکیٹ نے کی۔ ان کا کہنا تھا کہ پھاٹک پر ریلوے حکام کی جانب سے کوئی متبادل راستہ یا عارضی پل نہ ہونے کی وجہ سے شہری روزانہ خطرے کا سامنا کرتے ہیں۔ ان کے مطابق پچھلے ایک ماہ میں دو حادثے ہو چکے ہیں جن میں ایک موٹر سائیکل سوار زخمی ہوا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ پھاٹک پر فوری طور پر انڈر پاس تعمیر کیا جائے۔

ریلوے حکام کی جانب سے موقف سامنے آیا کہ پھاٹک پر ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے اور وہاں انڈر پاس کی تعمیر کا منصوبہ زیر غور ہے۔ ڈویژنل انجینئر کے دفتر سے جاری بیان میں کہا گیا کہ منصوبے کی ابتدائی رپورٹ تیار کر لی گئی ہے اور فنڈز کی دستیابی کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔ تاہم مظاہرین نے کہا کہ وعدے پہلے بھی کئے گئے اور عمل درآمد نہیں ہوا۔

صورتحال کو قابو میں لانے کے لیے ایس ایچ او تھانہ صدر نے موقع پر پہنچ کر مظاہرین سے مذاکرات کیے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ریلوے حکام سے رابطہ کر کے عارضی پل کی تعمیر کی درخواست کی جائے گی اور ٹریفک کو متبادل راستے سے رواں رکھا جائے گا۔ اس یقین دہانی کے بعد مظاہرین نے احتجاج ختم کر دیا اور ٹریفک بحال کر دی گئی۔

شام کے وقت ٹریفک پولیس کے اہلکار پھاٹک کے قریب تعینات رہے اور ٹریفک کو رواں رکھنے کی کوشش کی۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ اگر یقین دہانی پر عمل نہ ہوا تو وہ دوبارہ سڑک پر آنے پر مجبور ہوں گے۔ علاقے کے معززین نے مطالبہ کیا کہ ریلوے حکام اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیں اور مقررہ مدت میں پیش رفت سے آگاہ کریں۔

(مقامی اخبار کے لیے خصوصی رپورٹ)

ٹیکسٹائل ملز میں 72 مزدوروں کو 3 ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی شروع

ہڑتال کے دوران مذاکرات کامیاب، 15 دسمبر تک مرحلہ وار ادائیگی کا وعدہ

شہر کی ٹیکسٹائل ملز میں 72 مزدوروں کو 3 ماہ کی تنخواہ کی ادائیگی شروع کر دی گئی ہے۔ یونین کے مطابق یہ ادائیگی 15 دسمبر تک مرحلہ وار کی جائے گی۔ ہڑتال کے دوران مزدوروں کو روزانہ کی بنیاد پر احتجاجی کیمپ لگانے پڑے اور ملز کے گیٹ پر دھرنا دیا گیا۔ یونین کے صدر محمد اسلم خان نے بتایا کہ مزدوروں کا مطالبہ صرف تنخواہ نہیں بلکہ عزت اور روزگار کا تحفظ بھی تھا۔

ملز کے جنرل مینیجر افضال احمد نے میڈیا کو بتایا کہ ادارہ مزدوروں کے تمام جائز مطالبات پر غور کر رہا ہے اور مالی بحران کے باوجود 3 ماہ کی تنخواہ اور بونس کی ادائیگی یقینی بنائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملز اس وقت خسارے میں چل رہی ہے اور روزانہ کی پیداوار 40 فیصد کم ہو چکی ہے۔ تاہم انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ادارہ بقایا جات کی ادائیگی کے لیے بینک سے قرض کا انتظام کر رہا ہے۔

لیبر ڈویژن کے ذرائع کے مطابق مذاکرات میں ایک ثالثی کمیٹی تشکیل دی گئی جو ہر پندرہ دن بعد ملز کا دورہ کرے گی اور ادائیگیوں کی پیش رفت کی رپورٹ جمع کرائے گی۔ مزدوروں نے اس تجویز کو عارضی طور پر قبول کر لیا اور ہڑتال ختم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ تاہم یونین نے واضح کیا کہ اگر وعدہ خلافی کی گئی تو دوبارہ احتجاج کیا جائے گا۔

مقامی صحافیوں کے مطابق ملز کے گرد و نواح میں کئی خاندان اس ہڑتال سے براہ راست متاثر ہوئے۔ دکانداروں اور رکشا ڈرائیوروں کا کہنا تھا کہ مزدوروں کی قوت خرید کم ہونے سے پورا علاقہ معاشی دباؤ میں آ گیا تھا۔ ملز کے باہر چائے کا ایک ہوٹل چلانے والے بزرگ شہری کا کہنا تھا کہ ’’جب ملز بند ہو تو سب کا چولہا ٹھنڈا ہو جاتا ہے‘‘۔

ادارہ برائے محنت و سماجی تحفظ کے مطابق شہر میں رجسٹرڈ 9 ٹیکسٹائل ملز میں سے 4 میں اس سال 60 فیصد مزدوروں کو تنخواہوں میں تاخیر کا سامنا رہا۔ ادارے کے ترجمان کے مطابق یہ صورتحال صنعتی امن کے لیے خطرناک ہے اور حکومت کو ایسے اداروں کی باقاعدہ نگرانی کرنی چاہیے تاکہ مزدور عدالت کا رخ نہ کریں۔

ملز کے مزدوروں کی یونین نے اعلان کیا ہے کہ وہ 15 دسمبر کے بعد اگر ادائیگی نہ ہوئی تو ملز کے سامنے باقاعدہ دھرنا دیں گے اور ضلعی انتظامیہ سے مدد طلب کریں گے۔ یونین کے مطابق یہ معاملہ صرف تنخواہ کا نہیں بلکہ عزت اور روزگار کا تحفظ ہے اور مزدور اب مزید انتظار کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہی